آہستہ آہستہ شہر کی طرف بڑھتی چلی آرہی تھی
ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی انسان دیا اٹھائے
شہر کی طرف آ رہا ہو۔ جنگل درندوں کی
خوفناک آوازوں سے گونج رہا تھا۔ اس لئے
چنگو حیران بھی ہوا تھا کہ اس وقت کون
ایسا آدمی ہوگا جو جنگل میں چلنے کی ہمت
کر سکتا ہے۔ جب اس سے رہا نہ گیا۔ تو
وہ تیزی سے فصیل سے نیچے اترا اور پھر
جنگل کے درختوں پر کودتا ہوا جلد ہی اس روشنی
کے قریب پہنچ گیا اس نے دیکھا کہ ایک
انتہائی بوڑھی عورت ہاتھ میں ایک دیا اٹھائے
آہستہ آہستہ شہر کی طرف بڑھی چلی جا رہی
تھی۔ عورت اتنی بوڑھی تھی کہ اس سے
چلا بھی نہیں جا رہا تھا۔

چنگو کو اس بوڑھی عورت سے بے حد ہمدردی
پیدا ہوگئی اسے یقین تھا کہ یہ بوڑھی عورت
شہر تک نہیں پہنچ سکے گی اس سے پہلے یا
تو یہ تھک کر گر جائیگی یا پھر کوئی درندہ
اسے کھا جائے گا۔ اس لئے اس نے سوچا
کہ وہ جا کر چمن چنگو کو اٹھائے اور اس
سے اس بڑھیا کی مدد کی درخواست کرے
اسے یقین تھا کہ چمن چنگو فوراً بڑھیا کی مدد
پر آمادہ ہو جائے گا اس لئے وہ انتہائی تیزی
سے درختوں پر کودتا ہوا واپس شہر کی طرف
مڑنے لگا۔ جلد ہی وہ فصیل پر چڑھ کر چھتوں
سے ہوتا ہوا اس برآمدے میں پہنچ گیا جہاں
چمن چنگو گہری نیند سویا ہوا تھا۔ اس نے جا کر
چمن چنگو کو جھنجھوڑ کر اٹھا دیا۔

"کیا بات ہے؟" چمن چنگو نے اس طرح اٹھائے
جانے پر قدرے تلخ لہجے میں پوچھا۔

اور چنگو نے بڑھیا کے متعلق تفصیل سے بتایا

"مگر فصیل کا دروازہ تو بند ہے پھر وہ
بڑھیا ادھر کیوں آ رہی ہے" چمن چنگو نے
حیران ہو کر پوچھا۔

"مجھے تو وہ بڑھیا بے حد مظلوم لگتی ہے ہمیں
اس کی مدد کرنی چاہیئے" چنگو نے بڑھیا کی
سفارش کرتے ہوئے کہا۔

"مظلوموں کی مدد کرنا تو میرا فرض ہے آؤ"

چلیں اور اس سے معلوم کریں کہ کیا بات ہے" چھن چھنگو نے اٹھتے ہوئے کہا پھر اس نے پنگو کا بازو پکڑا اور اسے آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا۔ پنگو نے آنکھیں بند کر لیں اور فوراً ہی اس کے قدموں تلے سے زمین غائب ہوگئی چند لمحوں بعد چھن چھنگو نے اسے آنکھیں کھولنے کے لئے کہا اس نے آنکھیں کھول دیں اس وقت وہ جنگل میں موجود تھے اور ان سے تھوڑی دور بڑھیا ہاتھ میں دیا پکڑے ان کی طرف آرہی تھی۔

"تم کسی درخت پر چڑھ جاؤ میں اس سے بات کرتا ہوں" چھن چھنگو نے پنگو سے کہا اور پنگو پھرتی سے ایک قریبی درخت پر چڑھ گیا

چھن چھنگو آگے بڑھا۔ اور پھر وہ بڑھیا کے قریب پہنچ گیا۔

"بوڑھی اماں کہاں جا رہی ہو" چھن چھنگو نے زوردار آواز میں کہا۔

بڑھیا اس کی آواز سن کر چونک پڑی اس

کے جھریوں بھرے چہرے پر حیرت کے
آثار ابھر آئے۔ اس نے دیئے کو اوپر اٹھا
کر چھن چھنگو کو غور سے دیکھا پھر بولی۔
"بچے تم کون ہو اور اس وقت جنگل میں
کیا کر رہے ہو؟" بڑھیا کے لہجے میں حیرت
بدستور موجود تھی

"میرا نام چھن چھنگو ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے
پراسرار طاقتیں دی ہیں تاکہ میں مظلوموں کی مدد
کروں۔ میں تم سے اس لئے پوچھ رہا ہوں
کہ تم پر کس نے ظلم کیا ہے اور تم
کیوں اس وقت اس خوفناک جنگل میں گھوم
رہی ہو۔ مجھے بتلاؤ میں تمہاری مدد کروں گا"
چھن چھنگو نے اسے اپنے متعلق تفصیل سے بتلاتے
ہوئے کہا۔

"تم میری کیا مدد کرو گے بچے مجھ پر
بے پناہ ظلم ہوتے ہیں میں پہلے اس شہر میں
رہتی تھی میری ایک بیٹی تھی جو بیحد خوبصورت
تھی شہر کے ایک سردار نے میری بیٹی کو
زبردستی اغوا کر لیا جب میں فریاد لے کر
بادشاہ کے پاس پہنچی تو بادشاہ نے بجائے میری
مدد کرنے کے الٹا مجھے گالیاں دے کر شہر
سے باہر ——— پھینکوا دیا۔ تاکہ مجھے جنگلی
جانور کھا جائیں۔ تب سے میں جنگل میں رہتی
ہوں۔ اور اپنی بیٹی کو یاد کرکے روتی رہتی
ہوں۔ میرا روزانہ کا معمول ہے کہ دیا اٹھا
کر شہر کی طرف جاتی ہوں کہ شاید کوئی
مسافر میری مدد کرکے اور بادشاہ سے کہہ کر
مجھے میری بیٹی واپس دلا دے۔ مگر کوئی میری
بات نہیں سنتا۔ اور نہ ہی لوگ مجھے شہر
میں آنے دیتے ہیں" بڑھیا نے اسے اپنے متعلق
تفصیل سے بتلاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا شہر کے لوگ تمہاری حمایت نہیں کرتے"
چھن چھنگو بڑھیا کی کہانی سن کر بے حد متاثر ہوا
تھا۔

"شہر کے لوگ اول تو باہر ہی نہیں نکلتے
اگر نکلیں تو میری مدد نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ
بادشاہ سے بے حد ڈرتے ہیں۔ بادشاہ کے خوف
کی وجہ سے وہ سب ہمیشہ یہی کہتے ہیں

کہ بادشاہ بہت انصاف پسند ہے رحمدل ہے تم مکار ہو، تم جھوٹے ہو" بڑھیا نے جواب دیا۔

"اوہو یہ تو بہت بری بات ہے" چمن چنگو نے کہا

"ہاں بچے ایک تو میری بیٹی ان لوگوں نے چھین لی ہے پھر مجھے مکار اور جھوٹا بھی کہتے ہیں" بڑھیا بات کرتے کرتے رو پڑی اسکی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔

"گھبراؤ مت بوڑھی اماں میں ان ظالموں کو ایسی عبرتناک سزا دونگا کہ قیامت تک یاد کرینگے۔ اور تمہیں تمہاری بیٹی بھی واپس دلوا دونگا" چمن چنگو نے بڑھیا کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"تم ابھی بچے ہو وہ لوگ بے حد ظالم ہیں وہ تمہیں بھی مار ڈالیں گے" بڑھیا نے جواب دیا۔

"تم اس بات کی فکر مت کرو بوڑھی اماں اب رات گذرنے والی ہے صبح ہوتے ہی میں تمہیں لے کر بادشاہ کے پاس پہنچ جاؤنگا اور تم دیکھنا کہ کیا ہوتا ہے" چمن چنگو نے کہا اور بوڑھی عورت اسے دعائیں دینے لگیں۔

صبح ہوتے ہی بادشاہ پاگاما اٹھا اس نے ناشتہ کیا اور پھر حسب دستور دربار عام میں چلا گیا یہ دربار شہر کے عین وسط میں لگایا جاتا تھا اور اس میں ہر شخص کو آنے اور فریاد کرنے کی اجازت تھی بادشاہ لوگوں کے مقدمے بھی اسی دربار میں سنتا تھا اور عدل و انصاف سے ان کا فیصلہ کرتا تھا۔

بادشاہ کے دربار میں پہنچتے ہی تمام لوگ تعظیم کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور سب نے جھک کر سلام کیا اور پھر بادشاہ کے بیٹھتے ہی

سب لوگ اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔
بادشاہ کے تخت کے دونوں طرف سرداروں
کی کرسیاں تھیں اور سامنے عام لوگوں کے بیٹھنے
کی جگہ تھی بادشاہ کے سپاہی ننگی تلواریں اٹھائے
جگہ جگہ کھڑے پہرہ دے رہے تھے۔

ابھی بادشاہ اطمینان سے بیٹھا بھی نہیں تھا
کہ اچانک دربار سے تھوڑی دور لوگوں کا شور
مچا۔ لوگ مکار بڑھیا مکار بڑھیا کے نعرے لگا
رہے تھے۔

شور سنکر بادشاہ سمیت دربار کے تمام لوگ
چونک پڑے۔

"یہ کیسا شور ہے" بادشاہ نے قریب بیٹھے
وزیراعظم سے پوچھا۔

"ابھی معلوم کروا دیتا ہوں حضور ویسے لوگ
مکار بڑھیا کا نام لے رہے ہیں" وزیراعظم نے
مودبانہ لہجے میں کہا۔

"مکار بڑھیا کا یہاں کیا کام۔ اس کا داخلہ
تو شہر میں بند ہے" بادشاہ نے سخت لہجے
میں کہا۔

اس سے پہلے کہ وزیراعظم کوئی جواب دیتا
وہ بڑھیا چھن چھنگو اور چنگو بندر کے ہمراہ
دربار عام میں پہنچ گئی بادشاہ بڑی حیرت سے
بڑھیا چھن چھنگو اور چنگو بندر کو دیکھ رہا تھا

"تم شہر میں کیسے آ گئی مکار بڑھیا۔ تمہارا
داخلہ تو شہر میں بند ہے کس نے تمہیں اندر
آنے دیا ہے" بادشاہ نے غصے سے بھرے
ہوئے لہجے میں بڑھیا سے مخاطب ہوکر کہا۔

"میں اس بوڑھی عورت کو لے کر شہر میں
آیا ہوں، تاکہ تم اس کی فریاد سنو اور انصاف
کرو" بڑھیا کی بجائے چھن چھنگو نے جواب دیا
اور بادشاہ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"تم کون ہو اور اس بڑھیا کے ساتھ
کیسے آئے ہو" بادشاہ نے پوچھا۔

"میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرا دوست
چنگو بندر ہے ہمارے ذمہ اللہ تعالیٰ نے مظلوموں
کی مدد کرنے کا کام لگایا ہے۔ ہمیں معلوم
ہوا ہے کہ یہ بڑھیا مظلوم ہے تمہارے کسی
سردار نے اس کی بیٹی کو اغوا کر لیا ہے

اور تم نے انصاف کرنے کی بجائے الٹا اسے گالیاں دے کر شہر سے باہر نکلوا دیا ہے" چمن چنگو نے جواب دیا۔

"ہوش میں رہ کر بات کرو لڑکے تم اس وقت بادشاہ پاگاما کے سامنے کھڑے ہو۔ بادشاہ انتہائی انصاف پسند اور رحم دل ہے اور تم اسے ظالم کہہ رہے ہو۔ دوسری بات یہ کہ تمہارے لہجے سے گستاخی کی بو آرہی ہے۔ اپنا لہجہ ٹھیک کرو" وزیراعظم نے چمن چنگو کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"میں جو کہہ رہا ہوں وہ ٹھیک ہے بادشاہ مجھے بتلائے کہ اس نے بڑھیا کے ساتھ انصاف کیوں نہیں کیا" چمن چنگو نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔

"دیکھو لڑکے ہم نہیں جانتے تم کون ہو اور تمہیں ہماری اجازت کے بغیر شہر میں کیوں آنے دیا گیا ہے۔ بہرحال اب تم چونکہ ہمارے دربار میں اس بڑھیا کو لے کر آگئے ہو۔ اس لئے ہم تمہاری ہر بات سنیں گے تم نے جو کہنا

تھا کہہ لیا یا ابھی کچھ اور کہنا ہے۔" بادشاہ
نے کہا۔

"میں نے جو کہنا تھا کہہ لیا ہے۔ تم
بڑھیا سے انصاف کرو" چمن چھنگو نے کہا۔

"تو سنو لڑکے یہ بڑھیا انتہائی مکار اور
ظالم ہے یہ پہلے ہمارے شہر میں رہتی تھی۔
ہمارے شہر سے روزانہ ایک دو لڑکیاں غائب ہونی
شروع ہوگئیں بےحد تلاش کے باوجود لڑکیوں کا
سراغ نہ مل سکا۔ آخر سخت نگرانی کے بعد ہمیں
اتنا معلوم ہو سکا کہ وہ لڑکیاں اس بڑھیا
کے گھر میں داخل ہوتی تھیں اور اسکے بعد
غائب ہو جاتی تھیں ہم نے اس بڑھیا کو
بلا کر پوچھا تو یہ بالکل مکر گئی بلکہ اس نے
اتنا مکاری سے کام لیتے ہوئے الزام لگایا کہ
کسی سردار نے اس کی بیٹی کو اغوا کر لیا
ہے ہم نے اس کے الزام کی تحقیق کی تو
معلوم ہوا کہ اس کی سرے سے کوئی بیٹی
ہی نہیں تھی لڑکیوں کے متعلق اس نے بالکل
کچھ نہیں بتلایا۔ ہم نے اسے چھوڑ دیا۔ کیونکہ

ہم صرف شبہ کی بنا پر کسی کو سزا نہیں
دے سکتے تھے لڑکیاں غائب ہوتی رہیں۔ اور
شہر کے لوگ سخت پریشان ہو گئے آخر تنگ
آکر ہم نے اس بڑھیا کو جیل میں ڈال دیا
اس کے جیل میں جانے سے لڑکیاں گم
ہونی بند ہوگئیں مگر پورے شہر پر ایک آفت
ٹوٹ پڑی شہر کا ہر شخص بیمار ہوگیا شاہی نجومیوں
نے بتلایا کہ یہ سب کچھ اس مکار بڑھیا کی
وجہ سے ہے جب تک یہ شہر میں رہے گی
ایسا ہی ہوگا یا لڑکیاں غائب ہوتی رہیں گی یا
پھر شہر پر آفتیں ٹوٹتی رہیں گی چنانچہ ہم
نے اسے شہر سے باہر نکلوا دیا۔ اور
شہر میں اسکا داخلہ بند کردیا تب سے شہر
میں امن ہے اب تم اسے پھر ساتھ لے
کر آ گئے ہو۔ اب شہر پر پھر مصیبتیں
ٹوٹ پڑیں گی" بادشاہ نے پوری تفصیل سے بات
کرتے ہوئے کہا۔

"یہ سب جھوٹ ہے چمن چھنگو۔ بھلا مجھ
جیسی بوڑھی عورت سے ان کو کیا خطرہ ہو

سکتا ہے اور میں نے لڑکیوں کا کیا کرنا ہے یہ بادشاہ خود عیاش ہے اس نے لڑکیاں اغوا کرا لی ہیں اور الزام مجھ پر لگا دیا ہے مجھے میری بیٹی واپس دلائی جائے۔ میرے ساتھ انصاف کیا جائے" بڑھیا نے زور زور سے چیخنا اور رونا شروع کر دیا۔

"یہ مکاری بند کرو بڑھیا ورنہ ہم تمہارے قتل کا حکم دے دینگے" بادشاہ غصے کی شدت سے چیخ پڑا۔

"دیکھا چھن چھنگو یہ بادشاہ کتنا ظالم ہے میری فریاد سننے کی بجائے الٹا مجھے دھمکیاں دے رہا ہے" بڑھیا نے چھن چھنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

چھن چھنگو نے جس پراسرار طریقے سے اسے شہر میں پہنچا دیا تھا اس سے وہ بے حد متاثر ہوئی تھی ادھر چھن چھنگو بادشاہ اور بڑھیا دونوں کے بیان سن کر الجھن میں پڑ گیا تھا کہ کس کی بات کو سچ سمجھے اور کس کو نہیں۔ آخر کچھ سوچ کر اس نے کہا۔

"بادشاہ سلامت آپ ایسا کریں بڑھیا کو ایک

ہفتے کے لئے شہر میں رہنے کی اجازت دے دیں ہم بھی شہر میں رہیں گے اور میں خفیہ طور پر تحقیقات کروں گا کہ کس کی بات سچ ہے اور کس کی غلط پھر جس کی بات غلط ہو گی اسے میں خود سزا دوں گا"

"تمہیں بچہ سمجھ کر ہم اب تک تمہاری گستاخیاں برداشت کرتے آرہے ہیں مگر اب تم حد سے بڑھ رہے ہو" بادشاہ یہ بات سن کر غصے میں آگیا۔

"اس لڑکے کو گرفتار کر لو اور بڑھیا کو اٹھا کر شہر سے باہر پھینک دو" بادشاہ نے اچانک سپاہیوں کو حکم دیا اور سپاہی تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگے۔

"ٹھہرو!" چھن چھنگو نے اچانک ہاتھ اٹھا کر سپاہیوں سے کہا اور اس کے ان کی طرف ہاتھ اٹھتے ہی سپاہی یوں کھڑے رہ گئے کہ جیسے بت ہوں۔

"آگے بڑھو" بادشاہ نے سپاہیوں کو رکتے دیکھ کر چیخ کر کہا۔

"آہستہ بولو بادشاہ تمہارے یہ سپاہی میرے حکم کے بغیر نہیں ہل سکتے" چمن چنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور بادشاہ واقعی یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ دربار میں موجود تمام سپاہی بت بنے کھڑے تھے وہ جس انداز میں آگے بڑھ رہے تھے اسی انداز میں کھڑے تھے۔

"تم کون ہو کیا جادوگر ہو" بادشاہ نے پہلے سے زیادہ حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں بادشاہ سلامت میں جادوگر نہیں ہوں مگر ایک بہت بڑے بزرگ بندر بابا کی دعاؤں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے خاص طاقتیں دی ہیں تاکہ میں دنیا میں ظالموں کو ختم کر سکوں" چمن چنگو نے جواب دیا۔

"ہمیں یقین ہوگیا ہے کہ تمہارے پاس یقیناً کچھ پراسرار طاقتیں ہیں اس لئے ہمیں تمہاری شرط منظور ہے ہم خود انصاف کرنا چاہتے ہیں۔ اگر یہ بڑھیا قصوروار ہے تو پھر اسے سخت سزا ملنی چاہیئے" اور اگر یہ قصوروار نہیں ہے تو پھر ہماری

رعایا کی لڑکیاں کہاں غائب ہو جاتی ہیں اس کا پتہ چلنا چاہیئے" بادشاہ نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں بادشاہ سلامت میں یہ سب اسرار حل کروں گا" چمن چنگو نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

اور پھر اس نے دوبارہ سپاہیوں کی طرف ہاتھ ہلایا سپاہی واپس اصل حالت میں آگئے اب دربار کے لوگ بھی چمن چنگو سے خوفزدہ ہوگئے تھے۔

بادشاہ نے بڑھیا کو واپس اپنے مکان میں جانے کی اجازت دینے کے ساتھ ہی دربار برخاست کر دیا اور چمن چنگو اور چنگو کو شاہی مہمان خانے میں رہنے کا حکم دیدیا۔

بڑھیا نے اپنے بند مکان کو کھول کر سب سے
پہلے اس کی صفائی کی۔ اور پھر دروازہ بند
کرکے وہ ایک کمرے کے کونے کی طرف بڑھی
اس نے وہاں ایک دیوار پر مخصوص انداز میں
ہاتھ پھیرا۔ ہاتھ پھیرتے ہی دیوار درمیان سے
کھل گئی اور وہاں ایک دروازہ نمودار ہو گیا
بڑھیا نے دروازہ کھولا اور اس کے اندر چلی گئی
یہ ایک طویل سرنگ تھی چونکہ بڑھیا کا مکان
فصیل کے بالکل قریب تھا اس لئے یہ سرنگ
فصیل سے باہر جنگل کی طرف چلی گئی تھی کافی

دور آگے ایک اور دروازہ تھا جو بند تھا اور
اندر کی طرف سے اس پر بھاری تالہ لگا
ہوا تھا بڑھیا نے گلے میں لٹکی ہوئی چابی سے
تالا کھولا اور پھر وہیں دروازے کے سامنے بیٹھ
کر اس نے دو چار منتر پڑھے چند لمحوں
بعد دروازہ ایک دھماکے سے خودبخود کھل گیا اور
اور اس میں سے سرخ رنگ کا دھواں سا اندر
آنے لگا۔ یہ دھواں بڑھیا کے سامنے رک
گیا اور پھر یہ دھواں ایک لمبے تڑنگے خوفناک
شکل والے جن کی شکل اختیار کر گیا۔ جن کی
آنکھیں شعلوں کی طرح سرخ تھیں اور اس کے
بالوں کی جگہ باریک باریک سانپ تھے اس کے
دونوں کاندھوں پر دو خوفناک اژدھے موجود تھے
جو اس کے جسم پر سے نکلے ہوئے تھے ان
کی دو شاخہ زبانیں تیزی سے ان کے منہ
سے باہر نکل رہی تھیں اور اندر چلی جاتی
تھیں وہ بے چینی سے ادھر ادھر دیکھتے ایسا محسوس
ہوتا تھا جیسے وہ سخت بھوکے ہوں جن کے
چہرے پر بھی بے حد اضطراب اور غصیلاپن پایا

جاتا تھا۔

"بہت دیر ہوگئی بڑھیا ہوئے جلدی کرو" جن نے سرخت لہجے میں بڑھیا سے مخاطب ہوکر کہا۔

"جاگونہ اس میں میرا کیا قصور ہے۔ بادشاہ نے مجھے شہر سے باہر نکال دیا تھا۔ اب ایک لڑکا مجھے اندر لے آیا ہے۔" بڑھیا نے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"میں کچھ نہیں جانتا اگر تم ہمیشہ کے لئے جوان ہونا چاہتی ہو تو سو لڑکیوں کا خون میرے سانپوں کو پلاؤ۔ تم نے اب تک صرف بیس لڑکیوں کا بندوبست کیا ہے" جاگونہ جن نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتلایا تو ہے کہ بادشاہ نے مجھے شہر سے باہر نکال دیا تھا اور تم سوائے سرنگ کے شہر میں داخل نہیں ہوسکتے۔ اب میں میں کیا کرتی۔ اب میں واپس آگئی ہوں۔ وہ لڑکا چن چنگو جو مجھے لے آیا ہے۔ اس نے بادشاہ سے ایک ہفتے کی مہلت مانگی ہے تم

"ایک ہفتے اور رک جاؤ۔ پھر میں تمہیں باقی لڑکیوں کا خون بھی پلا دوں گی" بڑھیا نے اس کی منت کرتے ہوئے کہا۔

"میں کچھ نہیں جانتا مجھے خون چاہیئے۔ میرے سانپ بھوکے ہیں" جاگونہ جن نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"پھر تم میری مدد کرو۔ اگر بادشاہ مجھے شہر سے باہر نکالنا چاہے تو تم بادشاہ کو مار ڈالو" بڑھیا نے جواب دیا۔

"مجھے شہر کے اندر داخل ہونے کا حکم نہیں ہے ورنہ شہر میں ایک آدمی بھی میرے ہاتھوں زندہ نہ بچتا" جاگونہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم خود بتلاؤ میں کیا کروں۔ وہ بوڑھا بھی پراسرار طاقتوں کا مالک ہے ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے دوبارہ شہر سے باہر نکال دے۔ میں اس لئے تو چاہتی تھی کہ ایک ہفتہ خاموش رہوں اس کے بعد جب وہ بوڑھا میری طرف سے مطمئن ہو جائے تو پھر میں اپنا کام شروع کروں" بڑھیا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"وہ بوڑھا کون ہے جس سے تم اس قدر ڈر رہی ہو" جاگونہ جن نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

"مجھے تو معلوم نہیں وہ مجھے جنگل میں ملا تھا میں نے اسے اپنی مظلومیت کی کہانی سنائی تو وہ مجھے شہر میں لے آیا۔ وہ شاید کوئی جادوگر ہے اس نے مجھے آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا میں نے آنکھیں بند کریں اس نے کھولنے کے لئے کہا۔ میں نے آنکھیں کھولیں تو میں شہر کے اندر موجود تھی دربار میں بھی اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو بادشاہ کے سپاہی بت بن گئے" بڑھیا نے چھن چھنگو کے متعلق اسے تفصیل سے بتلاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ٹھیک ہے بہرحال مجھ سے ایک ہفتہ صبر نہیں ہو سکتا۔ تم اس ہفتے کے دوران کم سے کم دو لڑکیاں لے آؤ ورنہ مجبوراً میں کسی اور شہر چلا جاؤں گا۔ اور تم یوں بوڑھی کی بوڑھی رہ جاؤ گی" جاگونہ جن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا ایسا کرو تم مجھے حلف دو کہ اگر

وہ بونا میرے خلاف ہوگیا تو تم میری حفاظت کرو گے" بڑھیا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا "ٹھیک ہے میں جنوں کے دیوتا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر اس بونے نے تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو میں تمہاری حفاظت کروں گا" جاگونہ جن نے فوراً حلف اٹھا لیا کیونکہ وہ اپنے کاندھے کے سانپوں کے ہاتھوں سخت تکلیف میں تھا جو انسانی خون کے پیاسے تھے اور خون نہ ملنے پر اس کا خون پیتے رہتے تھے جس کی وجہ سے وہ روز بروز کمزور ہوتا جا رہا تھا بڑھیا کے ملنے کی وجہ سے پہلے وہ خود شہروں میں گھس کر انسانی خون حاصل کر لیتا تھا مگر ایک روز اس نے ایک بہت بڑے بزرگ کی اکلوتی بیٹی کا خون پی لیا تھا چنانچہ بزرگ نے اسے بددعا دی تھی کہ وہ خود نہ ہی کسی شہر میں داخل ہو سکے گا اور نہ خود کسی انسان کا خون پی سکے گا۔ اس لئے مجبوراً اسے اس بڑھیا کا سہارا لینا پڑا جو جوان

ہونے کے چکر میں اسے سو لڑکیوں کا خون پلانے پر رضامند ہوگئی تھی مگر ابھی اس نے تیس لڑکیوں کا خون پلایا تھا کہ بادشاہ نے بڑھیا کو باہر نکال دیا تھا اور وہ بے بس ہو گیا تھا کیونکہ وہ شہر میں داخل نہیں ہوسکتا تھا۔ اس لئے اس کے سانپ پیاسے ہوتے ہی اس کا خون پینے لگ جاتے تھے اب تقریباً دو ماہ بعد بڑھیا کو اس بونے نے شہر میں داخل کیا تھا اس لئے وہ بے چین تھا کہ انسانی خون پی سکے۔

جاگونہ سے حفاظت کا وعدہ اس نے اسلئے کرلیا تھا چونکہ اسے علم تھا کہ بونا چاہے کتنا بڑا ہی جادوگر کیوں نہ ہو اس کے مقابلے میں نہ ٹھہر سکے گا۔ جاگونہ انتہائی ظالم اور طاقتور جن تھا تمام جن اسے اپنا سردار مانتے تھے دنیا میں وہ واحد جن تھا جس کے بال سانپ تھے اور جسکے کندھوں پہ اژدہا تھے وہ تو بس اس بزرگ کی بددعا کے سامنے بے بس ہوگیا تھا ورنہ اس جیسا طاقتور اور ظالم جن

تو شاید ہی دنیا میں کوئی اور پیدا ہوا ہو
چنانچہ جیسے ہی جاگونہ جن نے وعدہ کیا بڑھیا
بے حد خوش ہوئی اب اسے تسلی ہو گئی تھی کہ
جاگونہ اس کی حفاظت کریگا کیونکہ یہ تو اسے
بھی معلوم تھا کہ جاگونہ انتہائی طاقتور اور ظالم
جن ہے۔

"ٹھیک ہے تم کل شام کو آنا میں تمہارے
لئے دو لڑکیوں کو لے آؤں گی" بڑھیا نے
اٹھتے ہوئے کہا۔

"اچھا" جاگونہ جن نے خوشی سے سر ہلاتے
ہوئے کہا اور پھر وہ دھواں بن کر دروازے سے
باہر نکل گیا بڑھیا نے دروازہ بند کیا اور پھر
ترنگ میں چلتی ہوئی واپس اپنے کمرے میں پہنچ گئی

بادشاہ کا دربار لگا ہوا تھا بادشاہ کے
تخت کے سامنے چھن چھنگو اور بڑھیا دونوں کھڑے
تھے بادشاہ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا
اس نے چھن چھنگو کے وعدے کے مطابق ٹھیک
ایک ہفتے بعد دربار منعقد کیا تھا مگر اس ہفتے
کے دوران دس لڑکیاں غائب ہو چکی تھیں بڑھیا
کے گھر کی اچھی طرح تلاشی لی گئی تھی۔ مگر
وہاں لڑکیاں تو ایک طرف ان کے خون کی ایک
بوند بھی نہیں ملی تھی جب کہ لڑکیاں غائب ہوئی
تھیں بادشاہ کے سپاہیوں نے معلوم کر لیا تھا

کہ ایک ہفتے کے دوران بڑھیا شہر کے جس جس گھر میں گئی تھی لڑکیاں بھی انہی گھروں کی غائب ہوئی تھیں۔ لڑکیاں اس بڑھیا کے گھر میں داخل ہوتی تو لوگوں نے دیکھی تھیں مگر اس کے بعد ان کا پتہ نہیں چلا تھا اور پتہ چلتا بھی کیسے لڑکیوں کا خون تو جاگورنہ جن کے سانپ پی گئے تھے اور ان کا گوشت اور ہڈیاں خود جاگورنہ جن ہضم کر گیا تھا۔

اس وقت بڑھیا بڑی معصوم صورت بنائے بادشاہ کے سامنے کھڑی تھی ادھر چن چھنگو بھی بے حد پریشان تھا کیونکہ اس نے سوائے بڑھیا کے مکان کی نگرانی کرنے کے اور زیادہ کچھ نہیں کیا تھا اسے دراصل بڑھیا کی بزرگی اور معصوم صورت دیکھ کر یقین ہی نہیں آتا تھا کہ بڑھیا لڑکیوں کو غائب کر سکتی ہے پھر اسے یہ بات بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ آخر بڑھیا لڑکیوں کا کیا کرتی ہے بڑھیا کے متعلق میں اتنی طاقت ہی معلوم نہیں ہوتی تھی کہ وہ کسی لڑکی کو قتل کر سکے یہاں تک کہ دس لڑکیاں غائب

تھیں۔

"اب بتلاؤ چن چھنگو وہ دس لڑکیاں کہاں ہیں بولو اب میں اپنی رعایا کو کیا جواب دوں" بادشاہ نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"بڑھیا کو قتل کر دو۔ یہ ڈائن ہے، یہ چڑیل ہے۔ یہ ہماری لڑکیوں کا خون پی گئی ہے اسے زندہ جلا دو" لڑکیوں کے والدین نے جو دربار میں موجود تھے۔ غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو پہلے مجھے فیصلہ کرنے دو" بادشاہ نے چیخ کر کہا اور سب خاموش ہو گئے۔

"بڑھیا تمہیں ایک بار پھر موقع دیتا ہوں کہ تم سچ سچ بتلا دو کہ لڑکیاں کہاں ہیں ورنہ یاد رکھو میں تمہیں اتنی عبرتناک سزا دوں گا کہ زمانہ یاد رکھے گا"

"مجھے کچھ معلوم نہیں تم نے میرے گھر کی تلاشی لے لی ہے۔ میں نے لڑکیوں کا کیا کرنا ہے یہ مجھ پہ الزام ہے تم انصاف پسند ہو۔ انصاف سے کام لو۔ مجھ بے گناہ پہ جھوٹے الزام مت لگاؤ۔ اگر میں قصوروار ثابت ہو جاؤں

تو مجھے جو چاہے سزا دو۔ مگر بغیر ثبوت کے مجھ غریب اور مظلوم بڑھیا کو کچھ نہ کہو ورنہ تم پہ اور تمہاری رعایا پہ اللہ کا قہر ٹوٹ پڑیگا۔" بڑھیا نے بڑے مسکین سے لہجے میں جواب دیا۔ کمزوری اور بڑھاپے کی وجہ سے اس کی آواز کانپ رہی تھی۔ بڑھیا کی بات سنکر بادشاہ خاموش ہوگیا اب وہ بھلا کیا کہتا بڑھیا پر لڑکیوں کے غائب کرنے کا الزام تو تھا مگر وہ ثبوت کہاں سے لاتا۔ اور بغیر ثبوت کے وہ اس بڑھیا کو کوئی سخت سزا دینے پر تیار نہیں تھا مگر اب رعایا اس سے باغی ہورہی تھی۔

ادھر چھن چھنگو عجیب کشمکش میں مبتلا تھا اس کا دل نہیں مانتا تھا کہ بڑھیا کوئی ایسی حرکت کر سکتی ہے مگر حالات اس کے سامنے تھے اور حالات کہہ رہے تھے کہ بڑھیا کے شہر آنے کی وجہ سے ایسا ہورہا ہے۔

"اب تم بتلاؤ چھن چھنگو ہم کیا کریں تمہارے قول کے مطابق تمہارے پاس پراسرار طاقتیں ہیں

ان طاقتوں کو استعمال کرو اور ہمیں بتلاؤ کہ آیا یہ بڑھیا قصوروار ہے یا نہیں۔" بادشاہ نے چھن چھنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ٹھیک ہے اب ایسا ہی کرنا پڑے گا" چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کرکے دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کیا اور ان سے اس مسئلے کے متعلق پوچھا چند لمحوں بعد بندر بابا کی آواز اس کے کانوں میں پڑی

"بیٹے چھنگو یہ بڑھیا بے حد مکار ہے اس کا ایک ظالم اور طاقتور جن جاگونہ سے گٹھ جوڑ ہے۔ یہ اس لالچ میں ہے کہ اگر اس جن کے کندھوں پہ موجود سانپوں کو ایک سو لڑکیوں کا خون پلادے تو جن اسے جوان کر دیگا یہ لڑکیاں اسے پہنچاتی ہے ایک بزرگ کی بددعا کی وجہ سے وہ جن شہر میں داخل نہیں ہوسکتا۔ اس لئے اسنے اس بڑھیا کا سہارا لے رکھا ہے۔ یہ بڑھیا اپنے کمرے سے جانے والی سرنگ کے راستے لڑکیوں کو اس جن تک پہنچاتی ہے۔ تم اس ظالم جن کا مقابلہ کرو اور اسے

ختم کردو۔ بندر بابا کی آواز نے اسے تمام تفصیل بتلادی۔

اور پھر جیسے ہی بندر بابا کی آواز بند ہوئی چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں اس نے بڑے غصیلے انداز میں بڑھیا کی طرف دیکھا اور پھر بادشاہ سے مخاطب ہوکر کہا۔

"بادشاہ سلامت میں نے سب معلوم کرلیا ہے یہ بڑھیا ایک ظالم جن کی آلۂ کار ہے۔ میں اس جن کا مقابلہ کروں گا جب وہ ظالم ختم ہو جائے گا تو پھر اس بڑھیا کو آپ جو مرضی سزا دے دینا۔"

"ظالم جن وہ کون ہے اور کہاں ہے" بادشاہ نے حیرت زدہ ہوکر پوچھا۔

"وہ ظالم جن شہر سے باہر جنگل میں رہتا ہے کسی بزرگ کی بددعا کی وجہ سے وہ شہر میں داخل نہیں ہوسکتا۔ اسی لئے اس نے انسانی خون پینے کے لئے بڑھیا کا سہارا لیا ہے اور یہ بڑھیا جوان ہونے کے لئے اسے سو لڑکیوں کا خون پلانے کا وعدہ کر چکی ہے۔"

چھن چھنگو نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"مگر تم خود کہہ رہے ہو کہ جن شہر میں داخل نہیں ہو سکتا پھر یہ بڑھیا لڑکیوں کو کیسے اس کے پاس پہنچاتی ہے جبکہ خود یہ شہر سے باہر نہیں گئی" بادشاہ نے اعتراض کرتے ہوئے کہا۔

"بادشاہ سلامت اس نے اس مقصد کے تحت اپنے گھر میں ایک خفیہ سرنگ بنائی ہوئی ہے۔ یہ اس سرنگ کے راستے لڑکیاں جن کے پاس پہنچاتی ہے" چھن چھنگو نے بندر بابا کی بتلائی ہوئی بات دوہرائی۔

"مگر اس کے گھر میں تو کوئی سرنگ نہیں ہے ہم نے اس کے گھر کی اچھی طرح تلاشی لی ہے۔" بادشاہ نے کہا۔

"آپ میرے ساتھ چلیں میں سرنگ ڈھونڈ دیتا ہوں" چھن چھنگو نے کہا۔

"یہ سب جھوٹ ہے مجھ پر الزام ہے یہ بونا جادوگر ہے یہ جادو کے زور سے سرنگ بنادے گا۔ میرے ساتھ انصاف کیا جائے" بڑھیا

جواب یک خاموش تھی چیخ پڑی۔

"خاموش رہو بڑھیا میں جھوٹ نہیں بول رہا" چھن چھنگو نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

تم جھوٹ بول رہے ہو، سفید جھوٹ، میں بے گناہ ہوں میں بے قصور ہوں" بڑھیا نے باقاعدہ بین کرنے شروع کر دیے۔

اور چھن چھنگو بڑھیا کی مکاری پر حیران رہ گیا

ادھر بادشاہ گومگو کی حالت میں تھا کہ کیا کرے اور کیا نہ کرے۔ چھن چھنگو نے بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بادشاہ سلامت آپ اس بڑھیا کو وقتی طور پر جیل میں ڈال دیں میں آپ کو سرنگ دکھلا دیتا ہوں۔ اور میں خود اس ظالم جن کا مقابلہ کر کے اسے ختم کرونگا پھر اس کی لاش میں آپکے سامنے ڈال دونگا تب آپ بڑھیا کو جو چاہیں سزا دیں"

یہ فیصلہ درست ہے تم اگر جن کو ہلاک کر دو اور اس کی لاش ہم سب کے سامنے لا ڈالو تب ہمیں تمہاری بات پر یقین آ جائیگا

اور یہ بڑھیا قصوروار ہوگی۔ اور ہم تمہارے احسان مند ہوں گے" بادشاہ نے اپنا فیصلہ سنا دیا پھر اس کے اشارے پر سپاہیوں نے بڑھیا کو پکڑ لیا۔ بڑھیا نے گرفتاری پر خوب واویلا کیا خوب روئی پیٹی مگر سپاہی اسے گھسیٹ کر جیل کی طرف لے گئے۔ بڑھیا کے جانے کے بعد بادشاہ چھن چھنگو کیساتھ بڑھیا کے مکان پر گیا اور پھر چھن چھنگو نے بندر بابا کی ہدایات کے مطابق سرنگ کا دروازہ تلاش کر لیا۔ بادشاہ نے جب سرنگ دیکھی تو وہ بڑھیا کی مکاری پر حیران رہ گیا چھن چھنگو نے بادشاہ اور اس کے ساتھیوں کو واپس بھیج دیا۔ اور خود جن کا مقابلہ کرنے جیسے تیار ہو گیا

عجب شام سجائے بیٹھے گا چاند
عجب سے ملنے بیٹھے ہیں
خود سے

جاگونہ جن اس [illegible] جنگل کے اندر اپنے خفیہ محل میں موجود تھا اس کے کندھوں پہ موجود سانپ پھن اٹھاتے فضا میں لہرا رہے تھے سر کے سانپ بھی سیدھے کھڑے تھے جاگونہ جن کی آنکھیں بند تھیں اور وہ ایک بہت بڑے بت کے سامنے بیٹھا ہوا تھا اس بت کے تین سر تھے ایک سانپ کا دوسرا شیر کا اور تیسرا انسان کا، مگر انسان ایسا کہ جس کی ناک کی جگہ گڑھا تھا اور اس کے ماتھے کے اوپر برابر برابر تین آنکھیں تھیں اور اس کا نچلا

دھڑ بالکل انسان جیسا تھا انسان والا سر درمیان میں تھا جبکہ سانپ والا سر دائیں طرف اور شیر والا سر بائیں طرف تھا۔ تینوں سروں سے زبانیں باہر نکلی ہوئی تھیں۔ اور ان میں سے خون کے قطرے نیچے ٹپک رہے تھے یہ جنوں کا دیوتا چوڑم دیوتا تھا۔

چوڑم دیوتا مجھے اس بزرگ انسان کی بددعا سے نجات دلاؤ میں اب جنگل میں رہتے رہتے تنگ آگیا ہوں۔ میں آبادی [illegible] ہوں اور خوب دل کھول کر انسانی خون پینا چاہتا ہوں۔ جاگونہ جن نے بڑے عاجزانہ لہجے میں چوڑم دیوتا سے مخاطب ہوکر کہا۔

"جاگونہ اس کے لئے تمہیں ایک شرط پوری کرنی پڑے گی" دیوتا کے منہ سے ایک خوفناک آواز نکلی۔

"حکم کرو دیوتا وہ کونسی شرط ہے میں اسے ضرور پورا کرونگا" جاگونہ نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔ کیونکہ کافی عرصے کی منت خوشامد کے بعد آج چوڑم دیوتا راضی ہوا تھا۔

وہ شرط یہ ہے کہ گگامٹ شہر میں ایک بونا آیا ہوا ہے اس کے پاس پراسرار طاقتیں ہیں وہ ہر ظالم کو ختم کر دیتا ہے۔ اور چونکہ ہم ظالموں کے دیوتا ہیں اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ وہ زندہ نہ رہے وہ بونا بھی تمہاری تلاش میں ہے وہ تمہیں بھی ختم کرنا چاہتا ہے تم اس کو ختم کردو تو بزرگ کی بددعا کا اثر ختم ہو جائے گا: چوڑم دیوتا نے جواب دیا۔

"بہت بہتر چوڑم دیوتا میں اس بونے کا خون پی جاؤں گا" جاگورنہ جن نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اس کی نظر میں یہ انتہائی آسان شرط تھی۔

"جاگورنہ جن ہم نے تمہیں سب جنوں سے زیادہ طاقتیں دے رکھی ہیں۔ مگر اس بات کو یاد رکھنا کہ اس بونے چھن چھنگو کے پاس بھی زبردست خدائی طاقتیں ہیں اس لئے مقابلہ بےحد سخت ہو گا" دیوتا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

جب جاگورنہ نے دیوتا کے منہ سے سخت مقابلے کے الفاظ سنے تو وہ سوچ میں پڑگیا اسے سوچ میں غرق دیکھ کر دیوتا نے کہا۔

سنو جاگورنہ ہم تمہیں اس کی طاقتوں کا ایک توڑ بتلاتے ہیں جس کا اسے بھی علم نہیں ہے۔ اگر تم یہ توڑ کرنے میں کامیاب ہو جاؤ تو تم آسانی سے اس بونے پر قابو پا سکتے ہو۔"

"بہت بہت شکریہ دیوتا مجھے یہ توڑ ضرور بتلائیے" جاگورنہ جن نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تو سنو! چھن چھنگو کی تمام طاقتوں کا راز اسکے جسم سے آنے والی آواز چھن چھن میں ہے وہ جب چلتا ہے تو چھن چھن کی ہلکی ہلکی آواز آتی ہے اگر یہ آواز بند ہو جائے تو چھن چھنگو کی تمام طاقتیں ختم ہو جائیں گی" دیوتا نے جواب دیا۔

مگر دیوتا میں اس آواز کو کیسے ختم کروں؟ جاگورنہ جن نے پوچھا۔

"اگر اسکی پنڈلی پر ایسے کیکر کا کانٹا چبھو دیا جائے جس کیکر کی عمر سو سال سے زیادہ

ہو چکی ہو۔ تب اسکے جسم کی آواز بند ہو جائیگی۔ اور اسکی صلاحیتیں ختم ہو جائیگی" دیوتا نے جواب دیا۔

بہت خوب دیوتا میں نے ملک روم کے جنگل میں ایک ایسا کیکر کا درخت دیکھا تھا جسے ہمارے بوڑھے جن دو سو سال کا بتلاتے ہیں میں اس کیکر کا کانٹا لے آؤنگا۔ جاگونہ جن نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم کانٹا لے آؤ اور پھر اسے کسی ترکیب سے بونے کی پنڈلی میں چبھو دو مگر یہ خیال رہے کہ اس وقت بونا جاگ رہا ہو اگر سوتے میں تم نے یہ کام کیا تو اسکا کوئی اثر نہیں ہوگا۔" دیوتا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب دیوتا تم واقعی عظیم دیوتا ہے میں ابھی وہ کانٹا لینے ملک روم جاتا ہوں۔" جاگونہ جن نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دھواں بن کر فضا میں بکھر گیا۔

جاگونہ جن فضا میں دھواں بن کر اوپر اٹھتا چلا گیا کافی بلندی پر جاکر وہ ایک ایکبار پھر اپنی اصلی حالت میں آگیا اصلی صورت میں آنے کے بعد اس نے تیزی سے ملک روم کے اس جنگل کی طرف پرواز کرنا شروع کر دی جہاں اس کے خیال کے مطابق دو سو سال پرانا کیکر کا درخت موجود تھا۔

اڑتے اڑتے اسے ایک دن اور ایک رات گزر گئی اور پھر اسے دور سے ملک روم کے بہت بڑے جنگل کے آثار نظر آنے لگ

گئے اس نے اپنے اڑنے کی رفتار میں اور زیادہ
تیزی پیدا کر لی۔ اور پھر وہ جنگل کے قریب
ہوتا چلا گیا۔ اس جنگل میں جنوں کے دو طاقتور
قبیلے بستے تھے۔ ان میں سے ایک قبیلے کا
نام راچھو اور دوسرے قبیلے کا نام شوما تھا
راچھو اور شوما قبیلے کے درمیان آئے دن لڑائیاں
ہوتی رہتی تھیں کبھی جنگل پر راچھو قبیلے کا
قبضہ ہو جاتا تو وہ شوما قبیلے کے جنوں کو
جنگل سے باہر دھکیل دیتا کبھی شوما قبیلہ
جنگ میں جیت جاتا تو وہ راچھو قبیلے کے
جنوں کو اٹھاکر باہر پھینک دیتا۔

بڑے بوڑھے جنوں کی کوششوں کے باوجود
ان دونوں قبیلوں کے درمیان صلح نہ ہو سکی
تھی کبھی کبھی عارضی طور پر صلح ہو جاتی
مگر پھر کسی بات پر دونوں ایک دوسرے سے
لڑ پڑتے اور طویل جنگ شروع ہو جاتی۔

اب بھی جب جاگونہ جن جنگل کے قریب
پہنچا تو اس نے جنگل میں ہر جگہ شعلے
اٹھتے ہوئے دیکھے اور وہ ٹھٹھک کر ایک

جگہ رک گیا کیونکہ شعلے دیکھ کر وہ سمجھ
گیا تھا کہ دونوں قبیلوں کے درمیان خوفناک
جنگ جاری ہے اور اگر وہ اسی طرح اندر
چلا گیا تو اسے بھی جلاکر راکھ کر دیا جائیگا
حالانکہ پھوزم دیوتا کا خاص پجاری ہونے کی
وجہ سے اس کے پاس باقی جنوں کی نسبت
زیادہ طاقتیں تھیں لیکن اس کے باوجود ان کی
جنگ میں اندھادھند نہیں کودنا چاہتا تھا۔

چنانچہ وہ جنگل کے قریب ایک پیپل کے بوڑھے
درخت پر اتر گیا۔ اور وہاں بیٹھ کر
جنگل میں ہونے والی جنگ کا نظارہ دیکھنے
لگا اس نے دیکھا کہ راچھو اور شوما قبیلے
کے جن بڑھ چڑھ کر ایک دوسرے پر حملہ
کر رہے ہیں وہ ایک دوسرے سے لڑتے
ہیں اور جو جن کمزور پڑتا ہے اس کے
جسم میں آگ لگا کر اسے جلا دیا جاتا ہے
جنگل کے تقریباً ہر درخت پر لڑائی جاری
تھی بہت سے جن لڑائی سے فرار ہو کر
جنگل سے باہر بھاگے جا رہے تھے ایسا

ہی ایک جن جب اس درخت کے قریب
سے گزرا جہاں جاگونہ موجود تھا تو جاگونہ نے
اسے آواز دی۔
"ٹھہرو رک جاؤ میں تمہارا دشمن نہیں دوست
ہوں۔"
بھاگنے والا جن اس کی آواز سن کر ٹھٹھک
کر رک گیا اس نے اس درخت کی طرف
دیکھا جہاں سے آواز آئی تھی تو اس کی
نظریں جاگونہ پر جم گئیں۔
"ارے جاگونہ جن تم یہاں کیسے آ گئے" بھاگنے
والے جن نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا وہ جاگونہ
کو اچھی طرح جانتا تھا گزشتہ سال جب جنگل
میں آیا تھا تو اس کے قبیلے کے سردار نے
اس کی مہمان نوازی کی تھی اور اسے خاص
طور پر جاگونہ کا خیال رکھنے کا حکم دیا تھا
یہ جن راچھو قبیلے سے تعلق رکھتا تھا۔
"تم اس درخت پر چڑھ آؤ۔" جاگونہ نے اسے
درخت پر بلاتے ہوئے کہا۔
دوسرے جن نے اِدھر اُدھر دیکھا جب آس

پاس کسی مخالف جن کو نہ پایا تو وہ اڑ کر
درخت پر چڑھ آیا۔
"یہ تم دونوں قبیلوں میں کیوں جھگڑا ہو رہا
ہے۔" جاگونہ جن نے اسے اپنے قریب بٹھاتے
ہوئے کہا۔
"ارے کیا پوچھتے ہو جھگڑا تو روز ہوتا ہے
البتہ اب کہ زبردست جنگ ہو رہی ہے" آنے
والے جن نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔
"مگر کیوں ہو رہی ہے جنگ! یہی تو
پوچھ رہا ہوں۔" جاگونہ جن نے قدرے غصیلے
لہجے میں پوچھا۔
"ایک درخت کی وجہ سے جنگ شروع ہوئی
تمہیں معلوم ہے ہمارے جنگل میں ایک کیکر کا
درخت ہے جو دو سو سال پرانا تھا۔" آنے
والے جن نے جواب دیا۔
دو سو سال پرانے کیکر کے درخت کا ذکر
سن کر جاگونہ جن چونک پڑا۔
"ہاں ہاں کیا ہوا اُسے" اس نے پریشان
لہجے میں پوچھا۔

شوما قبیلے کا ایک جن اس درخت کے
قریب سے گزر رہا تھا کہ اس کے پیر میں
اس درخت کا بڑا سا کانٹا چبھ گیا جس پر
اس غصیلے جن نے ایک ہاتھ مار کر اس
درخت کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا
اور چونکہ یہ درخت ہمارے قبیلے میں مقدس
سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے ہم نے اس جن
کو سزا دے دی۔ اس بات پر جنگ
شروع ہو گئی۔" آنے والے جن نے پوری تفصیل
بتلاتے ہوئے کہا۔

"اب وہ درخت کہاں ہے کیا وہ محفوظ
ہے" جاگونہ نے پہلے سے زیادہ پریشان لہجے
میں سوال کیا۔

"ارے کہاں محفوظ ہے جیسے ہی ہمارے سردار
نے شوما قبیلے کے جن کو سزا دی۔ شوما
قبیلے کے سردار نے اپنی فوج سمیت سب
سے پہلے اس درخت کو جلا کر راکھ کر دیا
اور اس بات پر خوفناک جنگ چھڑ گئی جو
ابھی تک جاری ہے۔" آنے والے جن نے جواب دیا۔

"مارے گئے" جاگونہ جن نے بے اختیار کہا
اور پھر اس نے پریشانی کے عالم میں اپنا
سر پکڑ لیا۔

"ارے تم کیوں گھبرا گئے تمہارا اس درخت
سے کیا تعلق ہے؟" آنے والے جن نے
حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں اتنی دور سے صرف اسی درخت کا
کانٹا لینے کے لئے آیا تھا۔ مجھے چوڑم دیوتا
نے بھیجا تھا اب میں کیا کروں گا" جاگونہ
نے بدستور پریشان لہجے میں جواب دیا۔

"اب یہ جنگ کب ختم ہو گی" جاگونہ
نے پوچھا۔

"کوئی پتہ نہیں ویسے ابھی آثار تو نظر نہیں
آتے" آنے والے جن نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ ایسا نہ ہو کوئی
تمہارا مخالف آجائے اور تمہیں اس درخت پر
دیکھ لے" جاگونہ نے اس سے جان چھڑانے کے
لئے کہا۔ کیونکہ وہ اب تنہائی میں سوچنا چاہتا
تھا کہ کیا کرے اور کیا نہ کرے۔

آنیوالا جن اس کی بات سنکر سر ہلاتا ہوا درخت سے کودا اور پھر آگے بھاگتا چلا گیا اس کے جانے کے بعد جاگونہ سوچنے لگا کہ کیا کرے۔ اسے خیال آیا کہ اس جنگل میں اگر دو سو سالہ کیکر کا درخت ہو سکتا ہے تو یقیناً اور درخت بھی ضرور ہوں گے مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے جنگ ختم ہو تب ہی وہ دونوں قبیلوں کے بڑے جنوں سے ایسے درختوں کے بارے میں معلوم کر سکتا ہے چنانچہ اب وہ جنگ ختم کرانے کے بارے میں سوچنے لگا۔ آخر اسے ایک ترکیب سوجھ ہی گئی اور اس نے اس ترکیب پر عمل کرنیکا فیصلہ کرلیا۔

اس نے اپنے آپ کو سرخ رنگ کے دھویں میں تبدیل کیا اور آسمان پر اڑنا شروع کر دیا۔ بہت بلندی پر جاکر اس نے دھویں کو پورے جنگل پر پھیلا دیا۔ اور پھر وہ آہستہ آہستہ نیچے اترنے لگا ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے سرخ رنگ کا دھواں پورے جنگل پر

اترا چلا آرہا ہو۔

جنگل کے اوپر پہنچکر دھواں رک گیا۔ اب جاگونہ جن نے آواز بدل کر بڑے کڑکدار لہجے میں بولنا شروع کردیا۔ پھیلے ہوئے دھویں کی وجہ سے اس کی آواز پورے جنگل میں گونجنے لگی۔

"زرامپو اور شوما قبیلے کے جنو! میں جنوں کا دیوتا بول رہا ہوں۔ جنگ بند کرکے میری بات سنو ورنہ میں اس جنگل میں موجود تمام جنوں کو جلاکر راکھ کر دوں گا۔"

اس نے کڑکدار لہجے میں بار بار یہ فقرہ دہرایا اور پھر اس نے دیکھا کہ اسکی آواز سنتے ہی جنگل میں لڑائی فوراً رک گئی۔ اور تمام جن آسمان پر موجود دھویں کو دیکھنے لگے

"سنو مجھے یعنی جنوں کے دیوتا کو تمہاری روز روز کی لڑائی قطعاً پسند نہیں اس طرح جنوں کی پوری دنیا میں بےعزتی ہوتی ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس جنگل کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے جنگل کے درمیان میں موجود دریا نے اس جنگل کو قدرتی طورپر

دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے چنانچہ یہ دریا
دونوں حصوں کے درمیان سرحد مقرر کی گئی ہے
جنگل کا مشرقی حصہ آج سے راچھو قبیلے کا
جنگل کہلائے گا اور اس کا مغربی حصہ شوما
قبیلے کا۔ دونوں اپنے اپنے جنگل پر قبضہ کریں
اور سردار کی اجازت کے بغیر کسی قبیلے کا جن
دوسرے کی سرحد میں نہیں جائے گا ورنہ اس
پر میرا عذاب پڑے گا اور وہ پورا کا پورا
قبیلہ جل کر راکھ ہو جائے گا۔ بولو تمہیں
میرا فیصلہ قبول ہے چند لمحوں تک خاموشی رہی
پھر اچانک پورا جنگل جنوں کی آوازوں سے
گونج اٹھا۔ ہاں ہمیں قبول ہے ہمیں جنوں کے
دیوتا کا فیصلہ قبول ہے۔

"تو ٹھیک ہے لڑائی بند کر کے دونوں قبیلے
کے جن اپنے اپنے جنگل میں پہنچ جائیں میں
اس کے لئے ہر جن کو صرف آدھے گھنٹے کا
وقفہ دیتا ہوں اس کے بعد جو جن دوسرے
کے علاقہ میں موجود ہوا اسے جلا دیا جائے گا
بولو تمہیں منظور ہے۔" جاگونہ نے اسی طرح کڑکدار

لہجے میں پوچھا۔

"ہاں ہمیں منظور ہے" تمام جنوں نے ایک بار
پھر متفقہ لہجے میں کہا۔

اور سنو چوڑم دیوتا کے خاص پجاری جاگونہ
جن کو جو اس وقت جنگل کے قریب موجود ہے
دونوں قبیلوں کے درمیان ثالث مقرر کیا ہے
دونوں قبیلے آئندہ کسی بھی جھگڑے کے وقت
یا کسی بھی مشکل کے وقت جاگونہ جن کے
پاس جایا کریں گے وہ تم دونوں قبیلوں کے
لئے ہمارا نمائندہ ہوگا جو فیصلہ وہ کریگا اس
پر دونوں قبیلوں کو راضی ہونا پڑے گا جو
قبیلہ جاگونہ جن کا فیصلہ منظور نہیں کرے گا۔
یا اس کی عزت نہیں کرے گا اس قبیلے
کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے گا
جاگونہ جن نے دوبارہ کڑکدار لہجے میں کہا۔

"ہمیں منظور ہے ہمیں منظور ہے" سب
جنوں نے جو ہر وقت کی جنگ سے اکتائے
ہوئے تھے فوراً یہ بات منظور کرلی۔

"ٹھیک ہے اب تم اپنے اپنے علاقے میں

پہنچ جاؤ۔ جاگونہ جن جلد تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔" جاگونہ جن نے کہا اور پھر اس نے اوپر اٹھنا شروع کر دیا۔

کافی بلندی پر جاکر وہ تھما اور پھر تیزی سے اڑتا ہوا جنگل کے باہر چلا گیا اور پہلے والے درخت پر جاکر اطمینان سے بیٹھ گیا اس نے اپنی چالاکی اور ہوشیاری سے نہ صرف دونوں قبیلوں کے درمیان جنگ رکوا دی تھی بلکہ ایک لحاظ سے پورے جنگل پر اپنی حکومت بھی بنا لی تھی اسے یقین تھا کہ اب آسانی سے اسے دوسو سالہ پرانے کیکر کے درخت کے متعلق بھی معلوم ہو جائے گا اور وہ اس کا اکانٹا بھی حاصل کر لے گا۔

جنوں کے دیوتا کی آواز اور پورے جنگل پر سرخ رنگ کا دھواں دیکھتے ہی تمام جنوں نے لڑائی بند کردی اور پھر وہ تیزی سے اپنے اپنے علاقے میں پہنچ گئے جنگل سے باہر جو جن بھاگ کر گئے تھے انہوں نے بھی یہ آوازیں سنی تھیں اس لئے وہ بھی لڑائی

رکتے ہی بھاگ کر اپنے اپنے علاقے میں جانے لگے آدھے گھنٹے سے پہلے ہی دونوں قبیلوں نے اپنے اپنے حصے پر پورا پورا قبضہ جما لیا قبضہ کرتے ہی دونوں قبیلوں کے سردار دریا پر ایک دوسرے سے ملے اور انہوں نے ایک دوسرے سے ہاتھ ملایا۔ اسی جن نے جس سے جاگونہ جن سے بات کی تھی سرداروں کو بتلایا کہ جاگونہ جن جنگل کے قریب ہی ایک بوڑھے پیپل کے درخت پر موجود ہے چنانچہ دونوں قبیلوں کے سردار اپنے اپنے وفد کے ساتھ مل کر اس درخت کے پاس پہنچے جاگونہ بدستور اس درخت پر موجود تھا انہیں آتا دیکھ کر جاگونہ جن درخت سے نیچے اتر آیا۔ دونوں سرداروں نے اس کی اسی طرح تعظیم کی جیسے وہ ان کا سردار ہو اب انہیں کیا معلوم کہ یہ تمام شرارت ہی جاگونہ جن کی تھی۔

جاگونہ جن دو دن دونوں قبیلوں میں ایک ایک دن مہمان رہا ہر قبیلے نے اس کی دل کھول کر عزت کی خوب جشن منائے۔

تیسرے دن اس نے دونوں قبیلوں کے بوڑھے جنوں کو ایک جگہ اکٹھا کیا اور ان سے دو سو سالہ پرانے کیکر کے درخت کے متعلق پوچھا پلک جھپکنے کی دیر میں ایک بوڑھا جن جنگل میں گیا اور تھوڑی دیر بعد ایک کیکر کے دو سو سالہ پرانے درخت کو جڑ سے اکھاڑ کر لے آیا۔

درخت کو دیکھ کر جاگوند جن کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا اس نے اس کے تین چار کانٹے توڑ کر جیب میں رکھ لیے۔ اور دونوں سرداروں کا شکریہ ادا کرکے واپس پلٹا وہ بیحد خوش تھا کہ اس نے چھن چھنگو کی طاقتوں کو ختم کرنیوالا کانٹا حاصل کرلیا ہے۔

چھن چھنگو پنگو بندر کو ہمراہ لئے سرنگ کے راستے دروازے سے گذر کر جنگل میں آگیا اس دروازے کے باہر ایک کانٹوں بھری جھاڑی تھی اس لئے کوئی بھی جنگل سے گزرتے ہوئے اس دروازے کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"کیا وہ جن اسی جنگل میں رہتا ہے" پنگو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں رہتا تو اسی جگہ پر ہے پر جن تو نظر نہیں آتے اب اسے تلاش کیسے کریں" چھن چھنگو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"بندر بابا ہیں، پوچھنا ہو تو وہ ضرور جنوں کو دیکھنے کی ترکیب جانتے ہونگے۔" چھنگو نے رلتے دیتے ہوتے کہا۔

"ہاں پوچھنا ہی پڑے گا۔ اس کے سوا اور کوئی چارہ ہی نظر نہیں آتا" چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے زمین پر بیٹھ کر آنکھیں بند کریں اور دل ہی دل میں بندر بابا کا تصور کرنے لگا۔

"بندر بابا بندر بابا مجھے بتاؤ کہ میں اس ظالم جن کو کیسے دیکھوں" وہ دل ہی دل میں کہنے لگا۔

چند لمحوں بعد اس کے کانوں میں بندر بابا کی آواز سنائی دی۔

"چھن چھنگو اللہ تعالےٰ نے تمہیں بے حد طاقتیں دی ہیں مگر تم ان طاقتوں کو خود استعمال میں ہی نہیں لے آتے۔ تم ذرا سوچ لیا کرو پھر تمہیں سمجھ آجائے گی۔ اپنے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اپنی آنکھوں پر پھیر دو۔ تمہیں جن نظر آنے لگ جائیں گے جس جن کو تو

تم نے ختم کرنا ہے اس کا نام جاگونہ جن ہے اور اسکی نشانی یہ ہے کہ اس کے دونوں کندھوں پر اژدہے موجود ہیں اور سر پر بالوں کی جگہ پر سانپ اُگے ہوتے ہیں اسکے علاوہ تمہیں یہ بات بھی بتلا دوں کہ اس جن کا تعلق جنوں کے ظالم دیوتا چوڑم سے ہے چوڑم دیوتا کا بت جاگونہ کے محل میں موجود ہے جب تک تم چوڑم دیوتا کے بت کو نہیں توڑو گے اس وقت تک ظالم جن [illegible] نہیں ہوگا۔"

"آپ کا بہت بہت شکریہ بندر بابا آپ نے قدم قدم پہ میری مدد کی ہے" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"ہاں اور سنو میں چالیس روز تک تمہیں نہیں مل سکونگا۔ کیونکہ میں نے ایک چلے کیلئے ایک خاص عبادت کرنی ہے چنانچہ اس جن کے مقابلے میں تمہیں خود اپنی عقل استعمال کرنا ہوگی" بندر بابا نے جواب دیا۔

"اچھا بابا بس آپ میرے لئے دعا کرتے

رہیں" چمن چھنگو نے جواب دیا۔

"میری تو ہر وقت دعا ہے بس تم اتنا یاد رکھنا کہ ہر مشکل کا حل تمہارے پاس موجود ہے اب یہ دوسری بات ہے کہ تمہیں اس کے متعلق علم ہو یا نہیں۔" بندر بابا نے کہا۔

"یہی تو مسئلہ ہے بندر بابا کہ مجھے اپنی صلاحیتوں کا مکمل علم نہیں ہے۔ ہر بار نئے حالات سے واسطہ پڑتا ہے تو مجھے قدم قدم پر آپ کو تکلیف دینا پڑتی ہے۔" چمن چھنگو نے جواب دیا۔

"اس میں بھی اللہ تعالیٰ کا کوئی راز ہے میں تمہیں ایک گُر کی بات بتلاؤں جب تمہیں کوئی مشکل پیش آئے تم اپنے آپ سے پوچھ لیا کرو تمہارا دماغ تمہیں خودبخود اس مسئلے کا حل بتلا دیا کرے گا۔" بندر بابا نے کہا۔

"پھر ٹھیک ہے" چمن چھنگو اس بات پر بہت خوش ہوا۔

"اچھا اب تم ظالم جن کا مقابلہ کرو اور

مجھے عبادت کرنے دو۔ خدا حافظ۔" بندر بابا نے کہا اور پھر ان کی آواز آنی بند ہو گئی اور چمن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں۔

ننگلو قریب بیٹھا بغور چمن چھنگو کو گھور رہا تھا جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولیں وہ بول پڑا

"کیا ہوا چمن چھنگو"

"بندر بابا نے سب باتیں بتلا دی ہیں اب میں جنوں کو باآسانی دیکھ سکتا ہوں۔" چمن چھنگو نے جواب دیا۔

"مجھ بھی دکھاؤ۔ دیکھونگا۔" ننگلو نے جواب دیا

"دیکھو میں کوشش کرتا ہوں کہ تم بھی جنوں کو دیکھنے لگ جاؤ" چمن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے اپنے ہاتھ میں چھوٹی انگلی کو اپنی دونوں آنکھوں پر پھیرا اب جو اس نے آنکھیں کھولیں تو وہ چونک پڑا کیونکہ اسے جنگل کے درختوں پر خوفناک شکلوں کے جن بیٹھے ہوئے صاف نظر آ رہے تھے۔ ان میں بچے بھی تھے بوڑھے بھی عورتیں بھی اور مرد بھی چمن چھنگو نے وہی انگلی ننگلو بندر کی آنکھوں پر بھی پھیر دی

اور دوسرے لمحے پنگو بھی حیرت سے اچھل پڑا کیونکہ اسے بھی جن نظر آنے لگ گئے تھے۔

"ارے یہ تو بڑی ہیبتناک مخلوق ہے۔" پنگو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ مخلوق بے حد ہیبت ناک اور طاقتور ہوتی ہے مگر یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ یہ مخلوق بغیر کسی خاص وجہ کے انسانوں یا دیگر جانوروں کو کچھ نہیں کہتی البتہ ان میں شیطان صفت لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جس طرح وہ جاگو شیطان ہے ہم نے اس جن کا مقابلہ کرنا ہے۔" چمن چینگو نے کہا۔ اور پھر پنگو کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔ پنگو خاموشی سے ادھر ادھر بیٹھے ہوئے جنوں کو دیکھتا ہوا چمن چینگو کے پیچھے چلتا رہا۔

چمن چینگو بڑے غور سے ان جنوں کو دیکھتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا مگر ان میں اسے کوئی جن ایسا نظر نہیں آ رہا تھا جس کے کندھوں پہ سانپ ہوں۔

چلتے چلتے چمن چھنگو نے ایک بوڑھے جن کو دیکھا جس کی لمبی سی سفید داڑھی تھی وہ ایک ٹنڈمنڈ درخت کے نیچے بیٹھا ہوا نماز پڑھ رہا تھا چمن چھنگو اس کے قریب جا کر کھڑا ہوگیا بوڑھے جن نے نماز پڑھنے کے بعد اسے دیکھا اور پھر خاموشی سے سر جھکا کر کوئی چیز پڑھنے میں مصروف ہوگیا چمن چھنگو سمجھ گیا کہ بوڑھا یہ سمجھ رہا ہے کہ وہ اسے نظر نہیں آ رہا۔

"بزرگ بابا کیا آپ کو میری آواز سنائی دے رہی ہے" چمن چھنگو نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

اور پھر اس نے بوڑھے جن کو بری طرح چونکتے ہوئے دیکھا وہ سمجھ گیا ، کہ بوڑھا جن نہ صرف اس کی آواز سن رہا ہے بلکہ سمجھ بھی رہا ہے۔ بوڑھا اب ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے یہ دیکھنا چاہتا ہو کہ چمن چھنگو واقعی اس سے مخاطب ہے یا کسی اور سے۔ "میں آپ سے بات کر رہا ہوں بزرگ

جن۔ اور میں آپ کو دیکھ بھی رہا ہوں" چمن چھنگو نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو کیا تم بھی ہماری طرح جن ہو" بوڑھے جن نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں بابا میں انسان ہوں میرا نام چمن چھنگو ہے اور یہ میرا دوست چنگو بندر ہے۔ مجھے بندر بابا کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے پراسرار طاقتیں دی ہیں تاکہ میں ظالموں کو ختم کر سکوں" چمن چھنگو نے تفصیل سے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر تو واقعی خوشی کی بات ہے ظالموں کو ضرور ختم ہونا چاہئیے تم مجھ سے کیا چاہتے ہو" بزرگ بابا چونکہ نیک جن تھا اس لئے وہ خود بھی ظالموں کا خاتمہ چاہتا تھا

"میں جاگونہ جن کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں جس کے کندھے پر دو اژدھے ہیں" چمن چھنگو نے پوچھا۔

"جاگونہ جن وہ تو بے حد ظالم ہے چونکہ

کاناماں پجاری ہے وہ تمہیں فوراً کھا جائیگا اس سے تو بڑے بڑے طاقتور جن کانپتے ہیں" بزرگ جن نے جواب دیا۔

"چونکہ وہ ظالم ہے اس لئے میں اسکا خاتمہ کرنا چاہتا ہوں آپ مجھے بس اسکا پتہ بتلا دیں" چمن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خدا تمہاری مدد کرے یہاں سے سیدھے ایک میل آگے چلے جاؤ جہاں جنگل میں تین درخت ایک دوسرے کیساتھ ایسے ملے ہوئے نظر آئیں، جیسے ہاتھ کی تین انگلیاں ان درختوں، کی جڑوں سے جاگونہ کے محل کو راستہ جاتا ہے۔ زمین کے اندر اسکا محل ہے" بزرگ جن نے انہیں پتہ بتلاتے ہوئے کہا۔

"بہت بہت شکریہ بزرگ بابا" چمن چھنگو نے کہا اور پھر چنگو کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرکے آگے بڑھ گیا ابھی اس نے دو قدم ہی اٹھائے تھے کہ بزرگ جن نے اسے آواز دی۔

"چمن چھنگو ایک بات سنتے جاؤ"

چمن چھنگو اس کی بات سنکر واپس پلٹ آیا۔

"جی بابا جی کیا بات ہے"

"سنو بیٹے جاگونہ جن سے مقابلہ کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا کہ جب تک چوڑم دیوتا کا بت نہیں ٹوٹے گا جاگونہ جن نہیں مرے گا" بزرگ بابا نے کہا۔

"بہتر بابا جی میں اس بات کا خیال رکھوں گا" چمن چھنگو نے کہا اور پھر آگے بڑھ گیا۔

تقریباً ایک میل چلنے کے بعد اسنے دور سے تین درختوں کو اکٹھے ملے ہوئے دیکھ لیا اسی لمحے چنگو نے بھی ان درختوں کو دیکھا اس نے چیخ کر چمن چھنگو سے کہا

"دیکھو چمن چھنگو وہ تین اکٹھے درخت"

"ہاں میں دیکھ رہا ہوں اب میں یہیں رکتا ہوں تم جاکر ان درختوں کا جائزہ لے آؤ" چمن چھنگو نے اسے ہدایت کی اور چنگو خوشی سے اچھلتا ہوا تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

جاگونہ جن مستی میں جھومتا گاتا اپنے محل کی جانب اڑتا جا رہا تھا وہ بے انتہا خوش تھا اس کے کاندھوں پر موجود خوفناک اژدھے بھی اس کی خوشی میں خوش تھے اور اپنی دوشاخہ زبانیں باہر نکال نکال کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہے تھے جاگونہ نے ایک اژدھے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اسے پچکارتا ہوا بولا۔ صرف تھوڑی دیر کی بات ہے میرے دوست اور پھر تازہ خون ہوگا۔ اور ہم ہوں گے۔ تم پیٹ بھر کر خون پینا اور میں گوشت اور ہڈیاں کھاؤں گا۔" دونوں خوفناک اژدھوں نے اپنی چھوٹی چھوٹی اور گول گول آنکھیں بند کریں اور وہ بھی مستی میں جھومنے لگے۔ اور جب جاگونہ کے اڑنے کی رفتار میں مزید تیزی آ گئی اور وہ عین اسی وقت واپس اپنے محل میں پہنچ گیا۔ جب چمن چھنگو بزرگ بابا سے باتیں کر رہا تھا جاگونہ جن جنگل کی دوسری طرف سے آیا تھا۔ اس لئے اس نے چمن چھنگو کو نہیں دیکھا محل میں پہنچکر وہ سب سے پہلے چوڑم دیوتا کے بت کے سامنے پہنچا اور کیکر کے کانٹے سامنے رکھ کر سر جھکاکر بیٹھ گیا

"چوڑم دیوتا میں کانٹے لے آیا ہوں مجھے بتلاؤ کیا یہ کانٹے صحیح ہیں" جاگونہ جن نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

چند لمحوں بعد چوڑم دیوتا کی آواز سنائی دی

"ہاں جاگونہ جن یہ کانٹے ٹھیک ہیں اور دوسری بات یہ کہ چمن چھنگو تمہارے محل کے قریب پہنچنے والا ہے ہوشیار ہو جاؤ"

"بہت اچھا دیوتا میں ہوشیار ہوں آنے دو اس حقیر بونے کو میں اسے تمہاری بھینٹ

پڑھاؤں گا۔" جاگونہ جن نے غصیلے لہجے میں کہا
اور پھر اس نے کانٹے اٹھا کر اپنی
جیب میں حفاظت سے رکھ لئے۔ اور خود
محل کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ابھی وہ دروازے کے قریب نہیں پہنچا تھا
کہ اس نے دیکھا کہ ایک بڑا سا بندر
دروازے سے جھانک رہا ہے بندر کو دیکھکر وہ
بے حد حیران ہوا کیونکہ آج تک اسکے خفیہ
دروازے میں کوئی بندر داخل نہیں ہوا تھا
جاگونہ جن بندر کو دیکھتے ہی تیزی سے ایک
ستون کی آڑ میں ہو گیا وہ دیکھنا چاہتا
تھا کہ یہ بندر کون ہے اور کیوں اس
کے محل میں جھانک رہا ہے۔ اسے یہ بھی
خیال تھا چمن چھنگو کے پاس پراسرار طاقتیں ہیں
اس لئے کہیں وہ بندر کے روپ میں نہ
آیا ہو۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ یہ بندر
چمن چھنگو کا ساتھی چنگو ہے۔

چنگو دراصل محل کا جائزہ لینے آیا تھا
اس نے جیب دروازے سے جھانکا تو اسے

جاگونہ جن نظر نہیں آیا تھا کیونکہ وہ اس
وقت ستون کی آڑ میں تھا۔ چنانچہ چنگو
خاموشی سے دروازے میں داخل ہوا اور اندر
کی طرف بڑھنے لگا وہ بڑے محتاط انداز
میں چل رہا تھا پھر جیسے ہی وہ اس
ستون کے قریب پہنچا جس کے پیچھے جاگونہ جن
موجود تھا جاگونہ جن نے اچانک جھپٹا مارا
اور دوسرے لمحے چنگو بندر اس کے ہاتھ میں
لٹک رہا تھا چنگو اچانک اس افتاد پر گھبرا
گیا اور جب اس نے جاگونہ جن کو دیکھا
تو وہ اس کے کندھوں پر موجود اژدھوں سے
خوفزدہ ہو گیا۔

"چمن چھنگو کے بچے تم جاگونہ جن کو کیا
سمجھتے ہو میں تمہیں ایسی عبرتناک سزا دونگا کہ
یاد رکھو گے۔" جاگونہ جن نے غراتے ہوئے کہا
اور پھر اس نے پھرتی سے جیب سے کیکر
کا کانٹا نکالا۔ اور بندر کی پنڈلی میں چبھو دیا
کانٹا چنگو کے جسم میں اتر گیا اور چنگو کے
منہ سے چیخ نکل گئی۔

"ہا ہا اب پچھتے ہو بندر کا روپ بدل کر مجھے دھوکہ دینا چاہتے تھے دیکھا میں نے اس کانٹے کو چبھو کر تمہاری تمام پراسرار طاقتیں ختم کر دی ہیں" جاگونہ جن نے اپنی کامیابی پر قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے پنگلو کو نیچے ڈال دیا۔

پنگلو کو جیسے ہی اس نے چھوڑا پنگلو اچھل کر دروازے کی طرف دوڑا مگر جاگونہ جن ظاہر ہے اسے کہاں جانے دیتا۔ اس نے تیزی سے لپکنا چاہا مگر اب پنگلو بھی ہوشیار ہو چکا تھا اس نے زور سے چھلانگ ماری اور اچھل کر دس قدم دور جا کھڑا ہوا جاگونہ جن یہ صورتحال دیکھ کر دروازے کے سامنے جم گیا وہ نہیں چاہتا تھا کہ پنگلو باہر نکل جائے ادھر پنگلو نے جاگونہ جن کو سزا دینے کی ٹھان لی کیونکہ اس نے اس کی پنڈلی میں کانٹا چبھویا تھا چنانچہ وہ آہستہ آہستہ جاگونہ جن کے قریب آنے لگا پھر جاگونہ جن جیسے ہی اسے پکڑنے کیلئے جھپٹا پنگلو نے چھلانگ ماری اور اس کی ٹانگوں کے درمیان سے نکلتا چلا گیا

جاگونہ تیزی سے پلٹا اور پنگلو جو نجانے کیا چاہتا تھا اچانک تیزی کی وجہ سے سامنے کی دیوار سے بری طرح ٹکرا گیا دوسرے لمحے جاگونہ جن نے اس کی گردن پکڑ لی۔ اور پوری قوت سے اس کی گردن مروڑ دی اور پنگلو کے منہ سے دردناک چیخ نکل گئی۔

چمن چھنگو درختوں کے قریب رک گیا تھا اور
اس نے پنگلو کو جاگورنہ کے محل کا جائزہ
لینے کے لئے بھیجا تھا مگر جب کافی دیر
ہو گئی اور پنگلو واپس نہ آیا تو اسے
بے حد تشویش ہوئی اس نے منہ میں بڑبڑا
کر اپنے آپ کو غائب کرلیا۔ اور پھر
آنکھیں بند کرکے وہ پلک جھپکنے میں جاگورنہ
جن کے محل میں پہنچ گیا پھر جیسے ہی
اسنے آنکھیں کھولیں وہ بری طرح اچھل پڑا

کیونکہ اس وقت جاگورنہ جن پنگلو کی گردن
مروڑنے ہی والا تھا چمن چھنگو نے فوراً ہی
اس کی طرف اپنا ہاتھ اٹھایا۔ اور جیسے
ہی اس کی طرف ہاتھ اٹھایا اسی لمحے
جاگورنہ جن نے پنگلو کی گردن مروڑ دی
مگر چمن چھنگو کے ہاتھ اٹھاتے ہی جاگورنہ
جن کی قوت زائل ہوگئی۔ اس لئے وہ
پوری طرح پنگلو کی گردن نہ مروڑ سکا۔
مگر چونکہ وہ دیو تھا اس لئے پنگلو کی
گردن خاصی دب گئی تھی اور اس کے
منہ سے چیخ نکل گئی تھی پھر جیسے ہی
جاگورنہ کی قوت سلب ہوئی پنگلو اس کے
ہاتھ سے نیچے گر پڑا۔ نیچے گرتے ہی
پنگلو تیزی سے اٹھا اس نے اپنی گردن
سہلانی شروع کردی اور پھر بھاگ کر
ادھر آگیا جدھر چمن چھنگو موجود تھا کیونکہ
اب وہ نظر آنے لگ گیا تھا۔
جاگورنہ جن بالکل اسی پوزیشن میں بت
بنا کھڑا تھا۔ جس پوزیشن میں وہ پنگلو

کی گردن مروڑ رہا تھا جاگونہ جن کے کندھوں پر موجود اژدہے اور سر پر موجود سانپ بے چینی سے ادھر ادھر سر مار رہے تھے۔

"اب بتاؤ ظالم جن تمہیں کیا سزا دی جائے تم نے انسانوں پر بے پناہ ظلم ڈھاتے ہیں تم جیسے جنوں کو اس زمین پر زندہ نہیں رہنا چاہیئے" چھن چھنگو نے جاگونہ جن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے معاف کر دو عظیم چھن چھنگو میں آئندہ کسی پر ظلم نہیں کرونگا" اچانک جاگونہ جن کی زبان حرکت میں آگئی اور اس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیا

"نہیں تم ظالم ہو، مکار ہو تم صرف وقتی طور پر اپنی جان بچانے کے لئے توبہ کر رہے ہو" چھن چھنگو نے کہا۔

"میں چوڑم دیوتا کی قسم کھا کر وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کسی کو تنگ نہیں کروں گا" جاگونہ جن نے منت بھرے لہجے

میں کہا۔

اس کی صرف زبان حرکت کر رہی تھی باقی جسم ابھی تک اسی پوزیشن میں ساکن تھا۔ جس پوزیشن میں وہ چنگو کی گردن مروڑ رہا تھا۔

"تمہارا چوڑم دیوتا بھی ظلم کا دیوتا ہے اسے بھی ختم کرنا ہے اس لئے چوڑم دیوتا کی قسم میری نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔" چھن چنگو نے جواب دیا۔

اس نے مجھے مارنے کی کوشش کی تھی چھن چنگو اسے معاف بالکل نہ کرنا۔" چنگو جو اب تک خاموش کھڑا اپنی گردن سہلا رہا تھا اچانک بول پڑا۔

"مجھے معاف کردو تمہیں اپنے اللہ کا واسطہ مجھے معاف کردو" جاگونہ جن نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے مجھے اللہ تعالےٰ کا واسطہ دیا ہے اس لئے تمہیں معاف کیا جا سکتا ہے مگر اس کے لئے دو شرطیں ہوں گی" چھن چنگو

نے کہا۔

"مجھے تمہاری ہر شرط منظور ہے۔" جاگونہ جن نے جواب دیا۔

"پہلے شرطیں سن لو پھر فیصلہ کرنا" چنگو نے سنجیدگی سے کہا پہلی شرط تو یہ ہے تم مسلمان ہو جاؤ۔ کلمہ پڑھو اور پھر اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر وعدہ کرو کہ تم آئندہ کسی انسان یا جن پر ظلم نہیں کرو گے اسے ناجائز طور پر تنگ نہیں کرو گے۔"

چھن چنگو نے پہلی شرط بتلاتے ہوئے کہا۔

"مجھے منظور ہے" جاگونہ جن نے فوراً کہا اور پھر اس نے باقاعدہ کلمہ پڑھا اور کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر وعدہ کیا کہ آئندہ کسی پر ظلم نہ کرے گا۔

"اور دوسری شرط یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھوں سے اس ظالم چوڑم دیوتا کو توڑ دو" چھن چنگو نے کہا۔

"مجھے یہ شرط بھی منظور ہے۔ کیونکہ

مسلمان ہونے کے بعد اب میرا چوزم دیوتا سے کوئی تعلق باقی نہیں رہا مگر......." جاگوننہ جن اتنا کہہ کر خاموش ہوگیا۔

"مگر کیا۔" چمن چھنگو چونک پڑا۔

"مگر چوزم دیوتا بے حد طاقتور اور ظالم ہے وہ اتنی آسانی سے نہیں ٹوٹ سکتا اس کو توڑنے کے لئے ہمیں چاند کی چودھویں رات کا انتظار کرنا پڑے گا۔" جاگوننہ جن نے جواب دیا۔

"وہ کیوں۔" چمن چھنگو نے پوچھا۔

"اس لئے کہ چاند کی چودھویں رات کو چوزم دیوتا کی تمام طاقتیں ختم ہو جاتی ہیں اور اس وقت وہ ایک عام بُت ہوتا ہے ایک بچہ بھی اسے توڑ سکتا ہے چاند کی چودھویں کل رات ہے اس لئے ہمیں کل رات تک انتظار کرنا پڑے گا۔" جاگوننہ جن نے کہا۔

"اگر ہم اسے آج ہی توڑنا چاہیں تو پھر کیا ہوگا۔" چمن چھنگو نے کچھ سوچتے ہوئے

پوچھا۔

"چوزم دیوتا بدروحوں اور بلاؤں کا دیوتا ہے اس کے قبضے میں دس لاکھ بدروحیں اور دس لاکھ خوفناک بلائیں ہیں ہمیں ان سب کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ جب یہ سب بلائیں ختم ہو جائیں گی پھر ہم چوزم دیوتا کو مار سکیں گے۔" جاگوننہ جن نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔" چمن چھنگو نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کی قسم میں سچ کہہ رہا ہوں پھر ہمیں کیا ضرورت ہے اتنا درد سر مول لینے کی۔ کل رات چاند کی چودھویں ہے کل رات تمام بلائیں اور بدروحیں دوسری دنیاؤں کی سیر کو چلی جاتی ہیں اور چوزم دیوتا بے بس ہو کر رہ جاتا ہے ہم بڑے اطمینان سے اسے ایک ہی ضرب مار کر توڑ سکتے ہیں" جاگوننہ جن نے چمن چھنگو کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے تم نے کلمہ پڑھنے کے
بعد اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی ہے اس لئے
میں تم پر اعتبار کرتا ہوں۔ مگر یاد رکھنا
اگر تم نے مکاری کی یا دھوکہ دینے
کی کوشش کی تو پھر اللہ تعالیٰ کا قہر
تم پر ٹوٹ پڑے گا۔" چمن چھنگو نے کہا
اور پھر اس نے ہاتھ اٹھا کر جھٹکے
سے نیچے کر لیا اور جاگونہ جن کا جسم
جھٹکا کھا کر سیدھا ہو گیا۔

"بہت بہت مہربانی چمن چھنگو اب تم میرے
مہمان ہو۔ آؤ میں تمہاری خاطر مدارت کروں"
جاگونہ جن نے ان کے سامنے ادب سے
جھکتے ہوئے کہا۔

"نہیں ہمیں خاطر مدارت کی ضرورت نہیں
ہے۔ تم ہمیں چوزم دیوتا دکھلا دو تاکہ
ہمیں پتہ تو چلے کہ کون چوزم دیوتا
ہے۔" چمن چھنگو نے جواب دیا۔

"آؤ میرے پیچھے چلے آؤ" جاگونہ جن
نے کہا اور پھر وہ دونوں اس کے پیچھے
چلتے ہوئے ایک بہت بڑے ہال کی
طرف بڑھتے چلے گئے۔

ہال کا دروازہ کھول کر جاگونہ جن انہیں
اندر لے گیا اس ہال کے درمیان میں
اس ظالم دیوتا کا بہت بڑا اور بے حد
خوفناک بت تھا چمن چھنگو اور پنگو دونوں
دروازے کے قریب کھڑے حیرت سے اس
خوفناک بت کو دیکھ رہے تھے ان کے اندر
آتے ہی جاگونہ جن نے دروازہ بند کر دیا
تھا اور پھر وہ یوں چمن چھنگو کے قریب
دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ جیسے
ایک ہی حالت میں کھڑے کھڑے تھک گیا
ہو چمن چھنگو اور پنگو دونوں اس خوفناک
بت کو دیکھنے میں محو تھے انہیں جاگونہ
جن کے بیٹھنے کا احساس تک نہیں ہوا۔

ادھر جاگونہ جن نے نیچے بیٹھتے ہی بڑی
احتیاط سے جیب سے کیکر کا ایک کانٹا
نکالا اور پھر پوری قوت سے چمن چھنگو کی
پنڈلی میں گھونپ دیا۔

چمن چھنگو بُری طرح اچھلا۔ اسے ایسے محسوس ہوا جیسے اس کی پنڈلی پر کسی نے سوئی چبھو دی ہو۔ اسی لمحے جاگونہ جن پھرتی سے اٹھا اور پھر اس نے پلک جھپکنے میں چمن چھنگو کی گردن ایک ہاتھ میں پکڑ لی

ہا، ہا، ہا، میں نے تمہاری تمام طاقتیں سلب کر دی ہیں اب میں تمہیں ایسی عبرتناک سزا دوں گا کہ قیامت تک لوگ اس کی مثالیں دیں گے۔ جاگونہ جن نے خوفناک قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

چمن چھنگو حیران تھا کہ اچانک اس جن کو کیا ہو گیا اس نے جاگونہ کو بے بس کرنے کے لئے اپنی صلاحیتوں سے کام لینا چاہا مگر دوسرے لمحے جب اسے یہ احساس ہوا کہ واقعی اس کی تمام طاقتیں سلب ہو گئی ہیں تو خوف سے اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

مگر تم تو مسلمان ہو گئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی تھی" چمن چھنگو نے اس

سے مخاطب ہو کر کہا۔

ہاں یہ سب مکاری تھی اگر میں ایسا نہ کرتا تو تم مجھے کبھی نہ چھوڑتے۔" جاگونہ جن نے کہا۔

اور پھر اس نے کمرے میں موجود ایک موٹی سی رسی سے چمن چھنگو کو اچھی طرح باندھ دیا۔ اب چمن چھنگو بالکل ہی بے بس ہو گیا تھا پراسرار طاقتوں کے بغیر تو وہ جاگونہ جن کی طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ ادھر بندر بابا بھی عبادت میں مصروف تھے اب چمن چھنگو کو اپنی موت سامنے کھڑی نظر آئی۔

جاگونہ جن نے چمن چھنگو کو اچھی طرح رسی سے باندھ کر چوڑم دیوتا کے بت کے سامنے ڈال دیا۔

بہت خوب میرے پجاری جاگونہ۔ تم واقعی بے حد عقلمند ہو میں تمہاری طاقت میں اور اضافہ کروں گا۔" چوڑم دیوتا کے حلق سے خوفناک آواز نکلی۔

میں اسکا ایک ایک عضو کاٹ کر اپنے سانپوں کو کھلاؤں گا اور اس کا خون تمہاری زبان پر مل دونگا۔ میں اسے تڑپا تڑپا کر ماروں گا۔" جاگونہ جن نے قہقہے لگاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے الماری سے ایک بہت بڑا اور خوفناک قسم کا کلہاڑا نکالا اور چمن چھنگو کے قریب آکر کھڑا ہو گیا اس نے کلہاڑا فضا میں بلند کیا۔ اور چمن چھنگو نے موت کو سامنے دیکھ کر آنکھیں بند کر لیں اب موت اسے یقینی نظر آرہی تھی اور پھر جاگونہ جن کا کلہاڑا بجلی کی سی تیزی سے نیچے آیا۔ اور دوسرے لمحے ہال دردناک چیخ سے گونج اٹھا۔

ختم شد

WWW.PAKSOCIETY.COM
خلائی سیاح چلوسک ملوسک کا حیرت انگیز اور دلچسپ سفر
چلوسک ملوسک
جنت میں
مصنف: — مظہر کلیم ایم اے
چلوسک ملوسک کرہ ارض سے فرار ہونے میں کیسے کامیاب ہوئے؟
چلوسک ملوسک ایسے ستارے میں جہاں جنت موجود تھی۔
پھولوں کے مکانوں میں رہنے والی جنت کی حوروں سے چلوسک ملوسک کی ملاقات
اس ستارے میں شیطان بھی موجود تھے اور جنت بھی۔
چلوسک ملوسک اور شیطانوں کے درمیان زبردست مقابلہ۔
وہ کون تھی جس کی خاطر چلوسک ملوسک آگ کے دہکتے ہوئے سمندر میں کود پڑے۔
کیا چلوسک ملوسک جہنم سے نکل آئے؟ کیا چلوسک ملوسک جنت کی
حوروں کو شیطانوں سے بچانے میں کامیاب ہو گئے۔
ناشران
یوسف برادرز پبلشرز بک سیلرز پاک گیٹ ملتان
عیار زماں عمرو عیار کا انتہائی دلچسپ اور سنسنی خیز کارنامہ
عمرو اور شیش دیو
مصنف: ظہیر احمد
گاشان جادوگر، جو عمرو اور سردار امیر حمزہ سے مدد حاصل کرنے آیا تھا مگر انہوں نے اس کی مدد کرنے سے انکار کر دیا — کیوں —؟
گاشان جادوگر کو شیش دیو کی تلاش تھی — کس لیے —؟
شیش دیو — جو اپنے غلاموں کے ساتھ آگ کے پہاڑ میں موجود آتشی غار میں رہتا تھا ایک ڈھانچے کے خوف سے — وہ ڈھانچہ کس کا تھا —؟
عمرو بھی شیش دیو کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا — کیوں —؟
عمرو نے گاشان جادوگر کی دولت نہایت آسانی سے حاصل کر لی — کیسے —؟
شیش دیو — جس تک پہنچنا آسان کام نہ تھا، پھر عمرو اس تک کیسے پہنچا؟
گنجی لاش اور عمرو کا خوفناک مقابلہ۔ کیا گنجی لاش نے عمرو کو مار دیا — یا —؟
کوکو شلال کون تھا جس کے مقابلے میں عمرو بھی بے بس ہو گیا۔
عمرو آخرکار آگ کے پہاڑ پر پہنچ گیا اور اس نے شیش دیو اور اس کے غلاموں کو غار سے باہر نکلنے پر مجبور کر دیا — کیسے —؟
عمرو مکڑے شہزادوں کے جال میں پھنس کر موت کی وادی میں پہنچ گیا جہاں سے واپسی ممکن نہ تھی — پھر کیا ہوا —؟
یوسف برادرز - پاک گیٹ ملتان
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY